

اسلامی ممالک کے مابین تجارت

ڈاکٹر مرزا اختیار بیگ 25 نومبر، 2019



گذشتہ دنوں کراچی میں اسلامک چیمبر آف کامرس اور اقتصادی تعاون تنظیم چیمبر آف کامرس کے 13 سے 16 نومبر تک فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس (FPCCI) کی میزبانی میں ہونے والے اجلاسوں کے دوران "انویسٹمنٹ برج" کانفرنس بھی منعقد کی گئی جس میں اسلامی ممالک نے اپنے ملک میں تجارت اور سرمایہ کاری کے موقع پر پریذنٹیشنز دیں۔

کانفرنس کے دوران کیلیگرافی نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس کا افتتاح گورنر سندھ عمران اسماعیل نے کیا۔

اقوام متحدہ کے بعد آرگانائزیشن آف اسلامک کنٹریز (OIC) دنیا کا دوسرا بڑا بلاک ہے جس کے 57 ممبر اسلامی ممالک کی مجموعی آبادی 1.8 ارب ہے۔ اور آئی سی میں عرب لیگ کے ممبر ممالک بھی شامل ہیں۔

اوائی سی کا پہلا اجلاس 1969ء میں الاقصی مسجد پر حملے کے بعد بوآ تھا جس میں 24 اسلامی ممالک نے مراکش کے دارالحکومت ریاست میں اسلامی ممالک کے مابین تعاون کیلئے اوائی سی کی بنیاد رکھی۔

اوائی سی کی زیادہ تر قراردادیں صرف ڈکلیریشن تک محدود ہیں اور ممبر ممالک ان پر عملدرآمد کے پابند نہیں۔ مئی 1976ء میں اوائی سی وزراء خارجہ کی استنبول کانفرنس میں اسلامک چیمبرز آف کامرس انڈسٹریز اینڈ ایگریکلچر کے قیام کی منظوری دی گئی اور 1979ء میں اسلامک چیمبرز آف کامرس انڈسٹریز اینڈ ایگریکلچر (ICCIA) کا قیام عمل میں آیا جس کا بیڈ کوارٹر کراچی میں قائم کیا گیا۔

اسلامک چیمبر کے قیام کا مقصد اوائی سی کے ممبر ممالک کے مابین صنعت و تجارت اور ایگریکلچر کو فروغ دینا ہے۔ اسلامک چیمبر کے موجودہ صدر شیخ صالح عبداللہ کامل اور سیکریٹری جنرل میرے دوست یوسف حسن خلاوی ہیں۔ چیمبر کے اول نائب صدر قطر کے شیخ خلیفہ بن جاسم محمد التھانی، نائب صدور ترکی کے رفعت حصار چفلو اور مصر کے احمد الوکیل ہیں جو اپنے ممالک کی نہایت اہم شخصیات ہیں۔

تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ 157 اسلامی ممالک میں سے 34 ممالک بھارت کے ساتھ اہم تجارتی پارٹنر ہیں۔ بھارت اسلامی ممالک کو تقریباً 81 ارب ڈالر کی اشیاء فروخت کرتا ہے جبکہ اسلامی ممالک پیشوولیم مصنوعات سمیت 127 ارب ڈالر کی اشیاء بھارت ایکسپورٹ کرتے ہیں۔

اس طرح اسلامی ممالک کیلئے بھارت 127 ارب ڈالر کی پرکشش مارکیٹ ہے جن میں سرفہرست 10 ممالک میں متحده عرب امارات، سعودی عرب، انڈونیشیا، عراق، ملائیشیا، ایران، نائیجیریا، قطر، بنگلہ دیش اور کویت شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسئلہ کشمیر پر ملائیشیا اور ترکی کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک نے خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔

غیر اسلامی ممالک میں چین 69 ارب ڈالر کی ایکسپورٹ اور 15 ارب ڈالر کی امپورٹ کے ساتھ بھارت کا دوسرا جبکہ امریکہ 23 ارب ڈالر کی ایکسپورٹ اور 44 ارب ڈالر کی امپورٹ کے ساتھ تیسرا بڑا پارٹنر ہے۔ اسلامی ممالک کے مابین موجودہ تجارت دنیا کی مجموعی تجارت کا 17 فیصد یہ جس کو پہلے مرحلے میں بڑھا کر 20 فیصد کیا جانا ہے۔

اسلامی ممالک کی تجارت میں سرفہرست 10 ممالک کا حصہ 70 فیصد یہ جس میں پہلے نمبر پر متحده عرب امارات، دوسرے پر ترکی، تیسرا پر سعودی عرب، چوتھے پر ایران، پانچویں پر انڈونیشیا، چھٹے پر ملائیشیا، ساتویں پر پاکستان، آٹھویں پر مصر، نویں پر عراق اور دسویں نمبر پر شام ہے۔ اسلامی ممالک کی فہرست میں آخری 20 ایسے ممالک ہیں جنہوں نے اپنے ملک میں امپورٹ پر اضافی کسٹم ڈیوٹی نافذ کر رکھی ہیں جس کے باعث ان اسلامی ممالک کی تجارت نہایت کم ہے۔

اسلامی ممالک کی تنظیم برائے تعاون (OIC) میں شامل مسلم ممالک کی مجموعی جی ڈی پی 6 تریلیون ڈالر ہے جو دنیا کی مجموعی جی ڈی پی کا تقریباً 8 فیصد ہے جبکہ اسلامی ممالک کی دنیا کی مجموعی برآمدات 12 فیصد اور درآمدات 10 فیصد ہے۔

گزشتہ پانچ سالوں میں اسلامی ممالک کی جی ڈی پی گروٹہ اوسٹاؤن سے 6 فیصد رہی ہے۔ 2002ء میں اسلامی ممالک کے مابین ترجیحی تجارت کے معابرے PTA پر کام شروع کیا گیا تھا اور 2011ء میں مسلم ممالک PTA کے تحت رعایتی تیرف اور مراعات دینے پر رضامند ہوئے لیکن 41 ممالک میں سے صرف 13 ممالک نے اس معابرے پر پیشرفت کی جبکہ دیگر ممالک کی طرف سے یہ اہم معاملہ ابھی تک تعطل کا شکار ہے۔

پاکستان میں سرمایہ کاری کے موقع پر میں نے اپنی پریزنٹیشن میں بیرون ملک سے آئے ہوئے مندوبین کو بتایا کہ پاکستان 21 کروڑ آبادی، یہ پناہ تجارتی، سیاحتی، صنعتی پوئینشل اور افرادی قوت کا حامل ملک ہے۔

اسلامی ممالک پاکستان کے موجودہ پوئینشل سے فائدہ اٹھا کر افرادی قوت اور دفاعی خدمات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ سیاحت، صنعت اور تجارت کے شعبوں میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ یورپ میں حلال پروڈکٹس کا بزنس تقریباً 66 ارب ڈالر ہے۔ امریکی مسلمان تقریباً 13 ارب ڈالر سالانہ حلال فوڈ پر خرچ کرتے ہیں۔

خليجی ممالک کی حلال فوڈ کی درآمدات سالانہ تقریباً 44 ارب ڈالر کی ہیں۔ بھارت میں حلال فوڈ کی فروخت 21 ارب ڈالر سالانہ جبکہ انڈونیشیا میں حلال پروڈکٹس کی درآمدات 70 ارب ڈالر سالانہ سے زائد ہے۔

پاکستان کا لائیو اسٹاک سیکٹر اسلامی ممالک کی دودھ اور دیگر حلال مصنوعات کی ضروریات پوری کر کے خطیر زر مبادله کمانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ حکومت کے ترجیحی سیکٹرز میڈیکل اور مذہبی ثوراًزم، آئی ٹی، تعمیرات کے شعبوں کو بھی فروغ دے کر خطیر زر مبادله حاصل کیا جاسکتا ہے۔